36800-نذرمانی کہ اگر خاوند کے اختلافات ختم ہو گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے جمعرات کا روزہ رکھے گی

سوال

ایک عورت اوراس کے خاوند کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے، تواس عورت نے نذرمانی کہ جب بغیر طلاق کے اختلافات ختم ہو گئے تووہ ساری عمر جمعرات کا روزہ رکھے گی، اختلافات ختم ہو گئے اوراس نے جمعرات کا روزہ رکھنا شروع کردیا، اللہ کی قدرت کہ وہ سب عورت کے میکے گئے تووہی اختلافات دوبارہ پیدا ہو گئے، اورخاوند نے غصہ اورجوش کی حالت میں اسی لحظہ طلاق دے دی، عورت جمعرات کا روزہ رکھتی رہی، اورکچھ مدت بعدان کی صلح ہوگئی اوراختلافات مکمل طورپر ختم ہو گئے.

کیا اسے پوری عمر جمعرات کا روزہ رکھنا لازم ہے، یہ علم میں رہے کہ ایک اورنذر پورکرنے کے لیے وہ ساری عمر سوموار کا روزہ رکھ رہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اسے نذر معلق کا نام دیتے ہیں، اوروہ یہ کہ نذر کوکسی معین چیز کے حصول پر معلق کیا جائے، اوراس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی نذرمانی گئی چیزاطاعت والا فعل ہو تواس کے حصول کی صورت میں نذرپوری کرنا واجب اورضروری ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی نذرمانی تووہ اس کی اطاعت کرے، اورجس نے اللہ تعالی کی معصیت کی نذرمانی تووہ اس کی معصیت ونافرمانی نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نیکی اوراطاعت کی نذر کے بارہ میں کہتے ہیں :

(یہ تین قسم کی ہے :

پہلی قسم : کسی نعمت کے حصول یا پھر کسی مشکل اورتکلیف کے دورہونے کے بدلے میں اطاعت وفرمانبرداری کی نذرماننا : مثلا کوئی یہ کہے : اگراللہ تعالی نے مجھے شفا دی تومیرے ذمہ ایک ماہ کے روزے، توجس چیز کی شرع میں اصلا وجوب کی دلیل ملتی ہواس میں اطاعت کرنا لازم ہوگی مثلا روزے، نماز، صدقہ، اورحج، اہل علم کا اجماع ہے کہ اس نذر کوپورا کرنا لازمی ہے....)

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (622/13).

اوراس نذرمیں معلق شرط خاوند اور بیوی کے مابین بغیر طلاق کے اختلافات کا خاتمہ تھی.

اوراس سوال کرنے والی عورت کا قصہ دو معاملوں سے خالی نہیں ہے :

یا تو اس کا مقصد نذر کے وقت معین اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہونا تھا، تو اس حالت میں شرط کے حصول کی بنا پر نذر پوری کرنی واجب ہے، کیونکہ ان کا اختلاف بغیر طلاق کے ختم ہو گیا تھا، اور اس کے بعد طلاق اس پر اثر انداز نہیں ہوگی، کیونکہ ہو سکتا ہے اس وقت اور کوئی اختلاف ہو گیا ہو.

اور یا پھر عورت کا مقصد یہ تھا کہ وہ اختلاف جو کسی معین سبب کی بنا پر ان میں پیدا ہوا ہے وہ مکمل طور پر ختم ہو جائے، وہ اس طرح کہ اختلاف دوبارہ نہ ہو، تو اس حالت میں اس پر روزے لازم نہیں کیونکہ شرط حاصل نہیں ہوئی، کیونکہ اختلاف دوبارہ پیدا ہو گئے، اور اس کے باعث طلاق بھی ہو گئی.

اور لگتا ہے کہ سوال میں جو عبارت (اللہ تعالی کی قدرت کہ وہی اختلافات دوبارہ پیدا ہو گئے) اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے.

تو عورت کو چاہیے وہ اپنا مقصود محدود کرے اور پھر اس پر جو شرعا لازم آتا ہے اس پر عمل کرے.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر اصلا مکروہ ہے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا :

" یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

مازری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

احتمال ہے کہ نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر اس کے لیے لازم ہو جاتی ہے، تو وہ اسے بغیر چستی کے تکلف کے ساتھ پورا کرتا ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر کی بنا پر وہ اس عمل کو اس مطلوبہ عمل کے معاوضہ کے طور پر سرانجام دیتا ہے، تو اس بنا پر اس کا اجر کم ہو جاتا ہے.

اور عبادت کی شان تو یہ ہے کہ وہ تو محض اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اور احتمال ہے کہ نذر کی نہی اس وجہ سے ہو کہ بعض جاہل قسم کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نذر تقدیر کو پلٹ دیتی ہے، اور مقدر میں لکھی ہوئی چیز کو روک دیتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوف سے منع کر دیا کہ کہیں جاہل اس کا اعتقاد نہ رکھ لے، اور حدیث کا سیاق بھی اس کی تائید کرتا ہے. واللہ تعالی اعلم. اھ

ماخوذ از : شرح مسلم للنووی.

لہذا مومن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی نذر کے ہی اطاعت و فرمانبرداری کرے.

واللہ اعلم.